نحنُ انصاراللہ



ستمبر 2026ء ربیع الاوّل، ربیع الثانی 1448ھ، تبوک 1405ھش

www.nahnuansarullah.ca

نگران

شاہد منصور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مینیجر

محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران

غلام مصباح بلوچ قائد تربیت و نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا،
امتیاز احمد سراء، معتز القزق

معاونین

کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا،
مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا



خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر1: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے۔

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں - چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ)-

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر3: رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورود اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)

رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

01 قال اللہ عزّ وجل



02 قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم



03 کلام المہدی
علیہ السلام



04 کلام الامام
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز



05 فارسی منظوم کلام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام



06 اسلامی مہر کے متعلق
دو غلط فہمیوں کا ازالہ
(مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب)



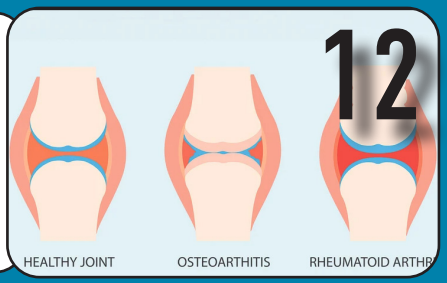
07 اہمیت نماز کے متعلق چند احادیث
(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ کینیڈا)



09 محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب
سابق صدر مجلس انصار اللہ
کینیڈا کے اعزاز میں الوداعی
تقریب۔
(قیادت عمومی مجلس انصار اللہ کینیڈا)



12 گٹھیا (Arthritis)
کیا ہے؟
(قیادت ذہانت وصحت جسمانی
مجلس انصار اللہ کینیڈا)



14 نیپال کا تباہ کن سیلاب،
'گلوف' کیا ہے اور یہ
کیسے آتا ہے؟



زاوية العرب

16





قال اللہ عزّ وجل

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑩ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑪ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑫ (المنافقون: 10 تا 12)

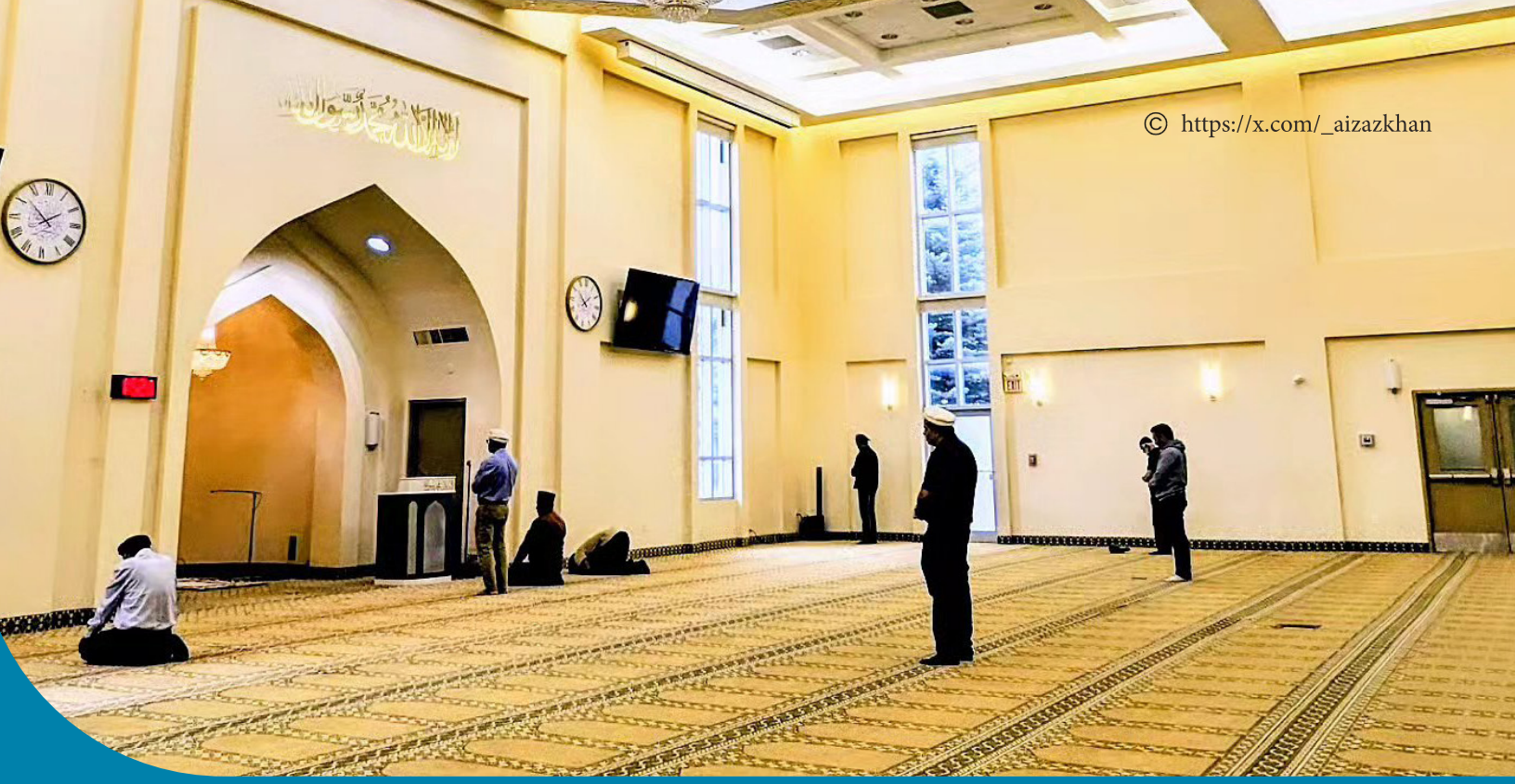
ترجمہ از تفسیر صغیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ:

اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے‘ وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔ اور (اے مومنو)! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے موت آنے سے پہلے خرچ کرو‘ تا ایسا نہ ہو کہ (جب موت آئے تو خرچ نہ کرنے والے کو) کہنا پڑے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں تھوڑی سی ڈھیل نہیں دی تا کہ میں اس (ڈھیل) میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔ لیکن جب کسی نفس کی موت آجاتی ہے تو اللہ اسے ڈھیل نہیں دیا کرتا‘ اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

تفسیر: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں

”رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلا کے طور پر، دوسرے اصطفا کے طور پر۔ رزق ابتلا کے طور پر تو وہ۔ رزق ہے، جس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں اور رزق اصطفا کے طور پر وہ ہوتا ہے، جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے، وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہ کی حالت کو دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق سب سے اول کمبل پہن کر آگئے۔ پھر اس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اول خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی، خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آسکتا ہے، جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

(الحکم جلد 3 نمبر 22 مورخہ 23 جون 1899 صفحہ 1)



قال الرّسول ﷺ

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ " فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى اُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلَى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلاَةً. قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ اُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا. فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ اُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ اُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ. فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهْيَ خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ.

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب نمبر (1) باب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلاَةُ فِي الإِسْرَاءِ)

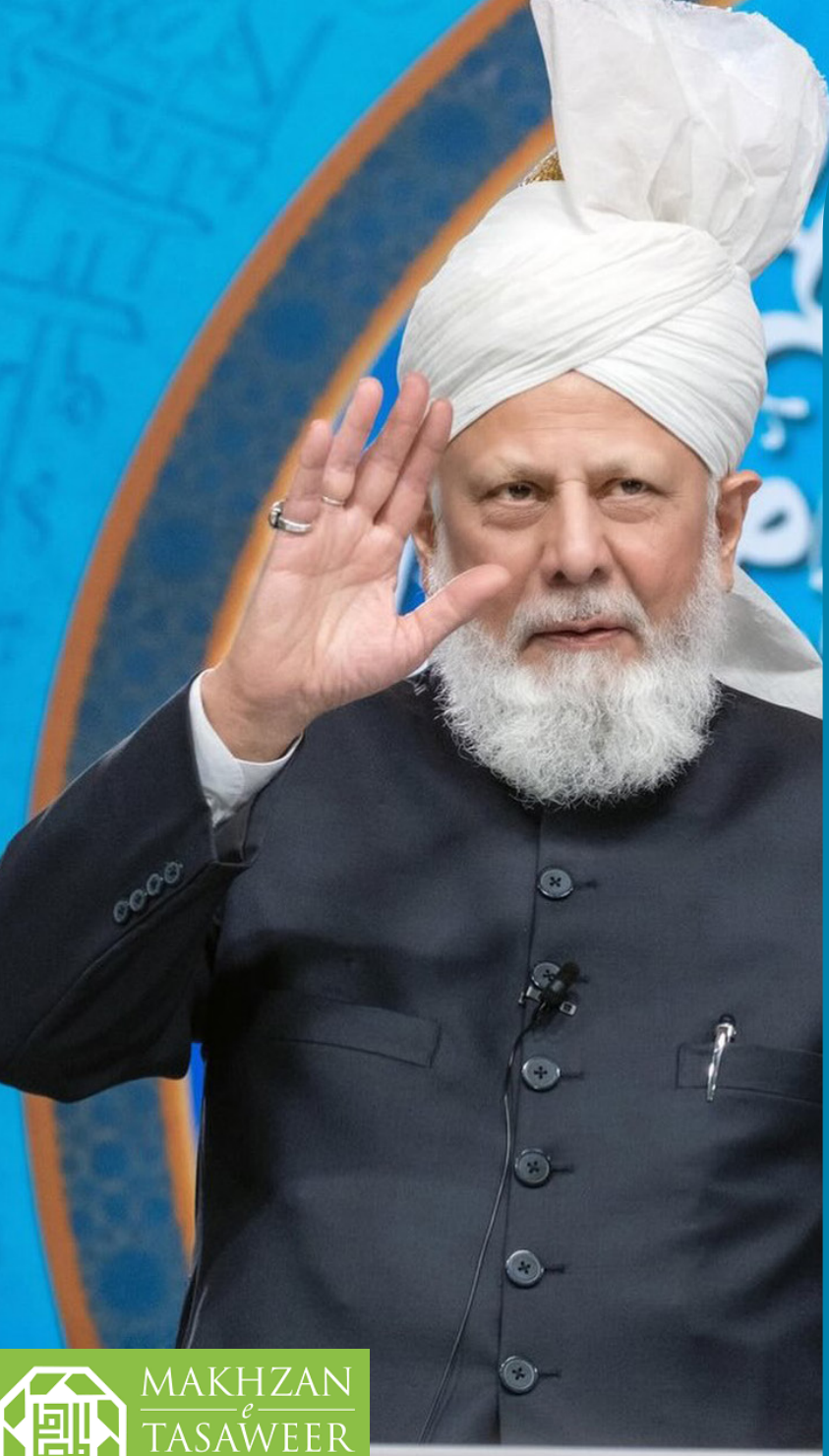
ترجمہ: (واقعہ معراج والی روایت کے ذکر میں) حضرت انس بن مالکؓ مزید فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس (فرضیت کے احکامات) کے ساتھ واپس ہوا تو راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ آپؐ واپس اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں کیونکہ آپؐ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اس پر میں نے واپس جا کر نظر ثانی کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے نصف کم کر دیں اور میں حضرت موسیٰؑ کی طرف لوٹا اور میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے نصف کم کر دی ہیں تو انہوں نے کہا: اپنے رب سے جا کر دوبارہ کہیں کیونکہ آپؐ کی اُمت (اس کی) طاقت نہیں رکھے گی۔ اس پر میں نے جا کر دوبارہ عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے آدھی کم کر دیں۔ پھر میں ان کی طرف واپس آیا اور انہوں نے کہا: اپنے ربّ کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپؐ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دوبارہ عرض کی تو فرمایا: وہ پانچ بھی ہیں اور پچاس بھی ہیں۔ میرے ہاں بات تبدیل نہیں ہوتی۔

کلام المہدی علیہ السلام



’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے اور لذات جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591-592 جدید ایڈیشن)



کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لیے انتظام ہونا چاہیے۔ یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔ یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے۔ اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ فرمود 12/ فروری 2016ء۔
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4/ مارچ 2016ء)

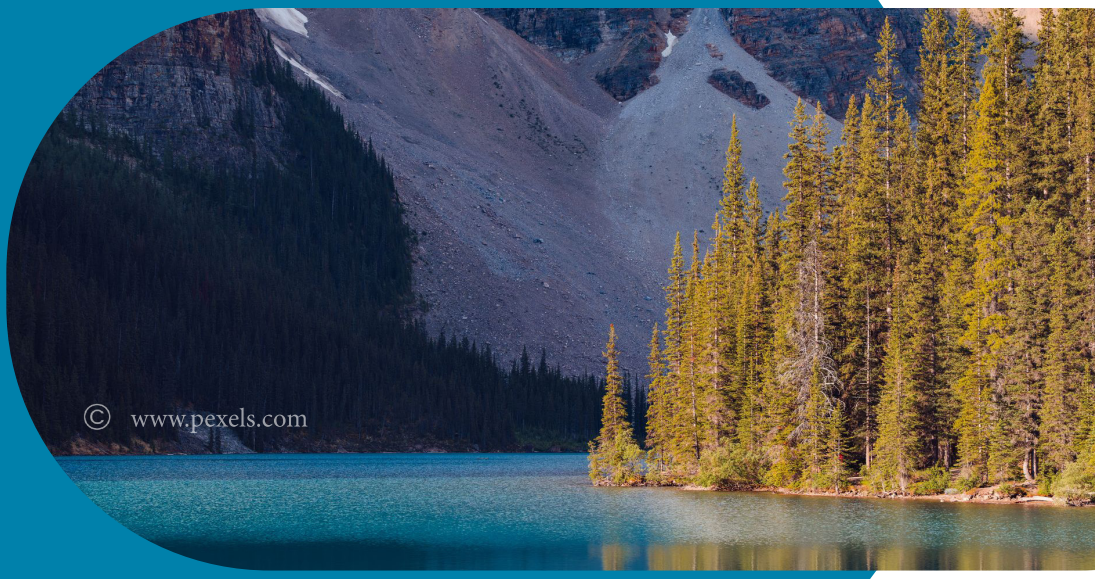
”باجماعت نماز کا جہاں انسان کو ذاتی فائدہ ہوتا ہے، وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں کہ آ کر آپس میں رنجشوں کو دُور کر کے اُنس اور تعلق پیدا نہیں کرتے انہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ کیونکہ ایک نماز کا عبادت کے علاوہ جو مقصد ہے ایک وحدت پیدا ہونا آپس میں اُنس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہیے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہیے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ جنوری 2016ء۔
مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 2016ء)

MAKHZAN
TASAWEER
INDIA
IMAGE LIBRARY

فارسی منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام



حمد و شکر آں خدائے کردگار
کزوجودش ہر وجودے آشکار
اس خدائے کردگار کی حمد اور شکر واجب ہے جس کے وجود سے ہر چیز کا وجود ظاہر ہوا

ایں جہاں آئینہ دار روئے
اُو ذرّہ ذرّہ رہ نماید سوئے اُو
یہ جہاں س کے چہرے کے لئے آئینہ کی طرح ہے ذرہ ذرہ اسی کی طرف راستہ دکھاتا ہے

کرد در آئینہ ارض و سما
آن رخ بے مثل خود جلوہ نما
اُس نے زمین و آسمان کے آئینہ میں اپنا بے مثل چہرہ دکھلا دیا

ہر گیا ہے عارف بنگاہ او
دست ہر شاخی نماید راہ اُو
گھاس کا ہر پتہ اُس کے کون و مکان کی معرفت رکھتا ہے اور درختوں کی ہر شاخ اسی کا راستہ دکھاتی ہے

نور مہر و مہ ز فیض نور اوست
ہر ظہورے تابع منشور اوست
چاند اور سورج کی روشنی اُسی کے نور کا فیضان ہے ہر چیز کا ظہور اُسی کے شاہی فرمان کے ماتحت ہوتا ہے

ہر سرے سرے ز خلوت گاہ اُو
ہر قدم جوید دربا جاہ او
ہر سر اُس کے اسرار خانہ کا ایک بھید ہے اور ہر قدم اُسی کا باعظمت دروازہ تلاش کرتا ہے

مطلب ہر دل جمالِ روئے اوست
گر ہی گر ھست بہر کوئی اوست
اُسی کے منہ کا جمال ہر ایک دل کا مقصود ہے اور کوئی گمراہ بھی ہے تو وہ بھی اسی کے کوچہ کی تلاش میں ہے

(درثمین فارسی صفحہ 313، 314)

اسلامی مہر کے متعلق دو غلط فہمیوں کا ازالہ

(مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب مرحوم)

اسلام میں رشتہ نکاح کے لیے مہر کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔قرآن مجید میں اس کے لیے فریضہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق بتراضیٔ فریقین مقرر ہوتا ہے،اس کے ذریعہ سے بیوی کی مستقل مالی حیثیت کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ عورت اپنے اموال کی خود مالک ہے اور اسے اپنے اموال میں تصرف کا پورا حق حاصل ہے۔مال کے ذریعہ سے بہت سی نیکیوں کے بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ اسلام نے نیکیوں کے حصول میں مرد وعورت کو یکساں تحریک کی ہے اور مواقع فراہم کیے ہیں۔

حق مہر کے متعلق عوام میں دو غلط فہمیاں ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے۔

(1) ایک تو یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مہر ادا کرنا ضروری نہیں ہوتا یہ صرف کاغذی اقرار ہے۔عام طور پر مرتے وقت خاوند اور بیوی مہر کی معافی کا معاملہ اٹھاتے ہیں،خاوند پہلے فوت ہو تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور بیوی پہلے فوت ہو تو وفات کے وقت اس سے مہر معاف کرنے کے لیے کہا جاتا ہے اور معافی حاصل کر لی جاتی ہے۔ یہ طریق صریح طور پر غیر اسلامی ہے۔مہر کا تقرر ادا کرنے کے لیے ہوتا ہے،معاف کرنے یا کرانے کے لیے نہیں ہوتا۔ رسول اکرم ﷺ نے مہر کی ادائیگی کو اہم ترین حقوق میں سے قرار دیا ہے۔ یہ ایک قرض ہے جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہوتا ہے ہاں شرعًا یہ جائز ہے کہ جس طرح دوسرے قرضخواہ اپنے مقروض کو معاف کر سکتے ہیں اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند سے رقم وصول کرنے کے بعد محبت و گھریلو حالات کی بنا پر اسے لوٹا سکتی ہے، پوری یا ادھوری رقم واپس کر سکتی ہے۔قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اگر بیویاں خوش دلی سے ایسا کریں تو یہ رقم خاوند لے سکتے ہیں اور اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں۔سوائے اس استثنائی صورت کے ہر حال میں مہر کی ادائیگی لازم اور واجب ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس اہم اسلامی فریضہ کو ادا کرے اور آخری وقت کا انتظار نہ کرے بلکہ جب بھی توفیق ملے مہر کی ادائیگی کر دینی چاہیے۔عرب ممالک میں تو بالعموم رخصتانہ سے پہلے مہر ادا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے۔

(2) مہر کے سلسلہ میں دوسری غلط فہمی عوام میں یہ ہے کہ سوا بتیس روپے شرعی مہر ہے۔ نامعلوم اس غلط فہمی کی کیا بنیاد ہے۔قرآن مجید میں تو صریح ذکر ہے کہ ڈھیروں ڈھیر سونا بھی مہر میں دیا جا سکتا ہے نیز یہ کہ نکاح کے بعد بھی فریقین، خاوند اور بیوی باہمی رضامندی سے مہر کی رقم کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔غریب خاوند کی طرف سے مہر اس کی آمدنی کے مطابق مقرر کیا جائے گا اور مالدار خاوند کی طرف سے مہر اس کی مالی حیثیت کے مطابق تجویز ہوگا۔ پس مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مدنظر مقرر ہوتا ہے اور یہ بیوی کا پہلا حق ہے جس کا خاوند اقرار کرتا ہے اور اس کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ اعلان نکاح کے ساتھ ہی مہر کا بھی اعلان ہو جاتا ہے۔شریعت نے مہر کے متعلق اصولی ہدایت دے دی ہے۔مہر کے طور پر از خود کوئی رقم معین نہیں کی اس لیے سوا بتیس روپے کو شرعی مہر سمجھنا ایک غلط فہمی ہے جس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور خرابی بھی دور ہونی لازمی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ محض دکھاوے کے طور پر مہر میں بڑی بڑی رقمیں مقرر کر لیتے ہیں ان کا اعلان بھی ہو جاتا ہے حالانکہ نہ خاوند اس رقم کو ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے اور نہ بیوی کی طرف سے اسے واجب الوصول گردانا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا فریب بن جاتا ہے جس سے بعد ازاں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔مہر اسی قدر مقرر کرنا چاہیے جو حقیقی مہر ہو یعنی خاوند اسے ادا کرنے کا عزم رکھتا ہو اور بیوی اسے واجب الوصول سمجھتی ہو، اسی موقعہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کہ پختہ اور کھری بات کیا کرو، کسی قسم کا اینچ پینچ نہیں ہونا چاہیے،تکلف اور ریاء کو اسلام سخت ناپسند کرتا ہے۔

نظام وصیت میں جو موصی خواتین شامل ہیں ان کی وصایا کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احمدی خواتین کا مہر نہایت قلیل ہوتا ہے اور خاوند نے وہ رقم بھی ادا نہیں کی ہوتی، وہ قواعد وصیت کے مطابق یہ تحریر لکھ دیتا ہے کہ دسویں حصہ یا حصہ وصیت کا مہر میں سے ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔ ان تحریرات کو دیکھ کر بار بار خیال آتا ہے کہ اپنے ان احباب کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنی بیویوں کے پورے حق مہر کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمائیں تا کہ بیویاں خود اپنے ہاتھ سے حصہ وصیت بھی ادا کر کے ثواب لیں اور دوسرے نیکی کے کاموں میں بھی حصہ لے سکیں۔ اسی مناسبت سے یہ توجہ دلانا بھی موزوں ہے کہ اگر کسی وجہ سے شروع میں مہر تھوڑا مقرر ہوا تھا اور اب مالی حیثیت بڑھ گئی ہے تو قرآنی روح کے مطابق مہر میں اضافہ کر دینا عین مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔آمین۔

(الفضل 11/اپریل 1969ء صفحہ 8)



اہمیت نماز کے متعلق چند احادیث

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ کینیڈا)

نماز باجماعت کی اہمیت کے متعلق ہر مسلمان آگاہی رکھتا ہے۔ یہ ایسا سبق ہے جس کی یاد دہانی قرآن کریم نے بار بار کروائی ہے۔ پھر ہمارے نبی کریم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے اس کی اہمیت کا درس دیا ہے۔ اِس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس فریضہ کی طرف جماعت کی توجہ مبذول کروائی ہے اور خلفاء احمدیت اپنے خطبات جمعہ، خطابات اور دروس وغیرہ میں جماعت کو اس کی تذکیر کراتے رہے ہیں۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی جماعت کو عموماً اور انصار بھائیوں کو خصوصًا دین اسلام کے اس اہم ستون کو قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مضمون ہذا میں نماز باجماعت کی اہمیت کے متعلق چند روایات درج کی جاتی ہیں۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ـ يَقُولُ "اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ ". قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ "اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ ـ

(سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب الْمَشْيِ اِلَى الصَّلاَةِ)

حضرت ابوسعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمھیں ایسی بات بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کی نیکیوں کو بڑھا تا ہے۔صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا دل نہ چاہنے کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم اٹھا کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

عَنْ اَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلاَءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى وَلَعَمْرِي لَوْ اَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ ـ

(سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب الْمَشْيِ اِلَى الصَّلاَةِ)

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کی خواہش ہو کہ وہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملاقات کرے تو اُسے چاہیے کہ کہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جہاں بھی اس کی اذان کہی جاتی ہے کیونکہ یہ ہدایت کے راستوں میں سے ہیں اور یقینًا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی

ﷺ کو یہ ہدایت کے راستے بیان فرمائے ہیں۔ خدا کی قسم اگر تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھے تو ضرور تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کرو گے تو ضرور تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ " مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلاَةِ وَالذِّكْرِ إِلاَّ تَبَشْبَشَ اللَّهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ "

(سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب لُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلاَةِ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک مسلمان بندہ نماز اور ذکر الٰہی کے لیے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اتنا خوش جتنا کہ ایک شخص کے گھر سے دور رہنے کے بعد واپسی پر اُس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ " إِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالإِيمَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى {إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ} الآيَةَ."

(سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات باب لُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلاَةِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آنے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم (سورۃ التوبہ: 18) میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد صرف وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ "صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً".

(بخاری کتاب الاذان باب فَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔





محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا کے اعزاز میں الوداعی تقریب۔

(قیادت عمومی مجلس انصار اللہ کینیڈا)

مورخہ 20/جون 2026ء بروز ہفتہ مجلس انصار اللہ کینیڈا نے اپنے سابقہ صدر محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی۔محترم سابق صدر صاحب کے ساتھ مکرم ومحترم داؤد احمد حنیف صاحب سابق رکن خصوصی مجلس انصار اللہ کینیڈا کی بھی الوداعی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب بعد از نماز ظہر دفتر مجلس انصار اللہ کینیڈا کے عقبی دالان میں منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ نے فرمائی، آپ کے ساتھ ہیڈ ٹیبل پر محترم شاہد منصور صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا، مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب اور مکرم داؤد احمد حنیف صاحب تشریف فرما تھے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم خالد محمود شرما صاحب قائد تعلیم نے کی جس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس نے عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب نائب صدر اول نے مکرم داؤد احمد حنیف صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔





سپاسنامہ

اب ہم آج کی تقریب کے اگلے حصے کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ وہ لمحہ ہے جو ہمارے عزیز ومحترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب کی خدمات کے لیے اظہارِ تشکر، احترام اور تحسین کے لیے وقف ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسلسل رہنمائی میں دسمبر 2017 ء سے مئی 2026ء تک بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اس بابرکت ادارے کی خدمت انتہائی محبت، شفقت، ہمدردی اور عاجزی کے ساتھ کی۔

وقفِ زندگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب کو اسلام احمدیت کی خدمت کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

مولانا داؤد احمد حنیف صاحب 3 فروری 1943ء کو لائل پور (فیصل آباد)، پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1964ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بابرکت دور میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد 1965ء میں لاہور بورڈ سے عربی فاضل کی ڈگری حاصل کی اور 1966ء میں پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کیا۔

افریقہ میں خدمات (1966ء–1996ء)

1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گیمبیا میں تعینات فرمایا، جہاں آپ نے 30 سال تک غیر معمولی کامیابی کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ ابتدا میں بطور مشنری اور بعد ازاں 18 سال تک بطور امیر ومشنری انچارج خدمات بجالائیں۔

اس عرصے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایات کے تحت آپ نے چار ممالک، یعنی سینیگال، گنی بساؤ، موریطانیہ اور کیپ وردے میں چار نئے مشنز کے قیام اور ان کو مضبوط بنانے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔

سینئر اور سلیکشن گریڈ مشنری

اپریل 1987ء میں تحریکِ جدید کی طرف سے آپ کو سینئر گریڈ عطا کیا گیا۔ بعد ازاں جولائی 2001ء میں آپ کو سلیکشن گریڈ کا اعزاز دیا گیا، جو ایک مشنری کی اپنے مقررہ میدانِ خدمت میں مثالی خدمات کا اعتراف ہے۔

امریکہ میں خدمات (1996ء–2017ء)

1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولانا صاحب کو امریکہ میں



تعینات فرمایا، جہاں آپ نے نیویارک اور واشنگٹن ڈی سی میں خدمات سرانجام دیں۔

2004ء میں آپ کو جماعت احمدیہ امریکہ کا مشنری انچارج مقرر کیا گیا اور آپ نے دسمبر 2009ء تک اس حیثیت میں خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں، آپ 2004ء سے 2017ء تک جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر کے طور پر بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ نیویارک کے بروکلین (Brooklyn) میں قیام کے دوران آپ چھ جنوبی امریکی اور کیریبین ممالک، یعنی ہیٹی (Haiti)، ڈومینیکن ریپبلک (The Dominican Republic,)، فرانسیسی گیانا (French Guiana)، سینٹ مارٹن (Saint Martin)، مارٹنیک (Martinique) اور گواڈیلوپ (Guade-loupe) کے بھی انچارج تھے۔

عبدالرحیم نیّر ایوارڈ (2016ء)

2016ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو عبدالرحیم نیّر ایوارڈ عطا فرمایا۔ یہ ایوارڈ غیر افریقی نژاد ان مشنریوں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے افریقہ میں جماعت کی امتیازی اور نمایاں خدمات سرانجام دی ہوں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا (2017ء–2026ء)

دسمبر 2017ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا مقرر فرمایا۔ مئی 2026ء تک تقریباً ایک دہائی کے عرصہ میں آپ نے اپنی حکمت، محبت اور پدرانہ شفقت کے ساتھ اس ادارے کے طلبہ کی تربیت و پرورش میں اپنی صلاحیتیں صرف کیں، تا کہ خلافتِ احمدیہ کے بابرکت ادارے کو مثالی اور مخلص خدام کا تحفہ پیش کیا جا سکے۔

الحمدللہ، آپ کی یہ زندگی 60 سال سے زائد عرصہ پر محیط ایک شاندار خدمتِ دین کا سفر ہے اور بلاشبہ تمام مشنریوں کے لیے ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔

ہم اپنے دلوں میں شکرگزاری کے جذبات لیے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کی تمام قربانیوں اور مثالی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حالیہ منظوری کے مطابق اب آپ نے بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا اپنی رسمی خدمات مکمل کر دی ہیں۔ اگرچہ آپ کی رسمی مدتِ خدمت اختتام پذیر ہو گئی ہے، تاہم جامعہ کے ساتھ آپ کا گہرا، روحانی اور پائیدار تعلق ہمیشہ قائم رہے گا، ان شاء اللہ۔

جس کے بعد مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب نائب صدر نے مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب کی خدمت میں درج ذیل سپاسنامہ پیش کیا:

سپاسنامہ

آج اس باوقار تقریب میں مجلس انصار اللہ کینیڈا اپنے سابق صدر محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب کی خدمت میں اپنا سپاسنامہ پیش کرنے کا موقع پا رہی ہے۔

محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب کو 2019ء تا 2025ء چھ سال بطور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا خدمت کی توفیق ملی۔ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کا خاندان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں پیش پیش رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی پابندی کا جوش بخشا ہے۔ آپ نے اپنے عرصہ صدارت میں نہایت محنت، لگن، دعا اور ذمہ داری کے ساتھ خلافت احمدیہ کی ہدایات کی روشنی اور مجلس کے لائحہ عمل کے مطابق مجلس کو آگے سے آگے بڑھایا۔

آپ کے عرصہ صدارت میں نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دو Virtual ملاقاتوں اور ایک بالمشافہ ملاقات کی سعادت ملی اور حضور انور سے براہ راست رہنمائی پانے کا موقع پایا۔

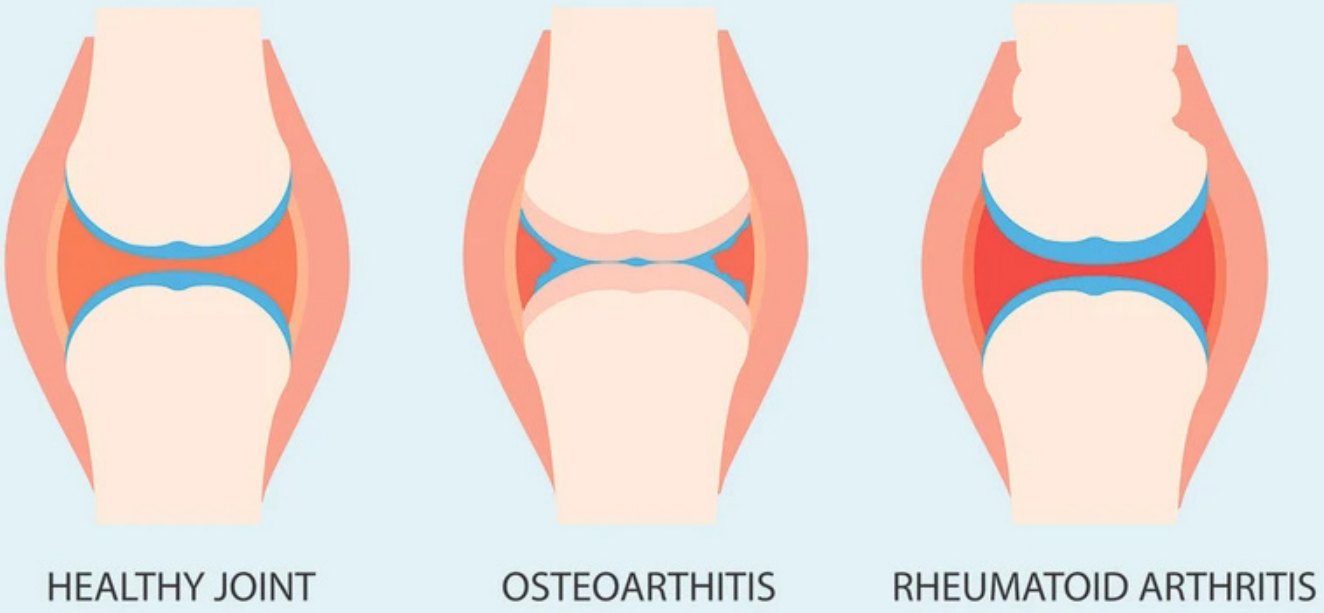
آپ نے مجلس کے کاموں کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالتے ہوئے MACMIS کا سسٹم متعارف کروایا جس سے مجلس کی کارگذاری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ۔

آپ کے عرصہ صدارت میں مجلس انصار اللہ کینیڈا کو حضور انور کی خواہشات کے مطابق افریقہ میں ایک Model Village قائم کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح Belize میں صاف پانی مہیا کرنے کا پراجیکٹ قائم کرنے کی توفیق ملی۔

COVID کے دوران لگنے والی پابندیوں کے باوجود مجلس کے کاموں میں کوئی رخنہ نہیں آنے دیا اور آن لائن سیمینار، جلسے اور اجتماع کروا کے بفضلہٖ تعالیٰ مجلس کی ترقی کو رواں دواں رکھا اور انصار ممبران کو آپس میں مربوط رکھا۔

مختصر یہ کہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کو آپ کی قیادت میں متعدد کام سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ گو کہ قواعد کے مطابق آپ اپنا عرصہ صدارت پورا کر کے جا چکے ہیں لیکن آپ کی خدمت اسلام احمدیت کا سفر اسی طرح جاری ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت کا سلطان نصیر بنا رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس سپاسنامہ کے بعد مکرم اللہ بخش صادق صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور عاملہ ممبران ہونے کے ناطے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اپنے فرائض کو بخوبی نبھانے کی تلقین فرمائی اور آخر پر دعا کروائی۔ پروگرام کے آخر میں شاملین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔



© https://unsplash.com/

گٹھیا (Arthritis) کیا ہے؟

(قیادت ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصار اللہ کینیڈا)

گٹھیا ایک یا زیادہ جوڑوں کی سوجن اور نرمی ہے۔ جوڑوں کے درد کی اہم علامات جوڑوں کا درد اور اکڑن ہیں، جو عام طور پر عمر کے ساتھ ساتھ بگڑ جاتے ہیں۔ گٹھیا کی سب سے عام اقسام میں اوسٹیو ارتھرائٹس اور ریمٹی سندشوت شامل ہیں۔

علامات

جوڑوں کا درد، سختی اور سوجن گٹھیا کی سب سے عام علامات ہیں۔ آپ کی حرکت کی حد بھی کم ہوسکتی ہے اور آپ کو جوڑ کے ارد گرد کی جلد میں لالی محسوس ہوسکتی ہے۔ گٹھیا کے شکار بہت سے لوگ دیکھتے ہیں کہ ان کی علامات صبح کے وقت خراب ہو رہی ہیں۔

AR کی صورت میں، آپ کو تھکاوٹ محسوس ہوسکتی ہے یا مدافعتی نظام کی سرگرمی کی وجہ سے ہونے والی سوزش کی وجہ سے بھوک میں کمی محسوس ہوسکتی ہے۔ آپ خون کی کمی کا شکار بھی ہو سکتے ہیں—یعنی آپ کے خون کے سرخ خلیات کی تعداد کم ہو رہی ہے—یا ہلکا بخار ہے۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو شدید RA جوڑوں کی خرابی کا سبب بن سکتا ہے۔

اسباب

کارٹلیج آپ کے جوڑوں کے اندر ایک مضبوط لیکن لچکدار کنیکٹیو ٹشو ہے۔ یہ جوڑوں کی حفاظت کرتا ہے جب آپ حرکت کرتے اور دباؤ ڈالتے ہیں تو آپ جو دباؤ اور جھٹکا پیدا کرتے ہیں اسے جذب کرکے۔ کارٹلیج ٹشو کی عام مقدار میں کمی گٹھیا کی کچھ شکلوں کا سبب بنتی ہے۔

عام لباس اور آنسو OA کا سبب بنتے ہیں، جو گٹھیا کی سب سے عام اقسام میں سے ایک ہے۔ انفیکشن یا جوڑوں کی چوٹ کارٹلیج ٹشو کی اس قدرتی خرابی کو بڑھا سکتی ہے۔ اگر آپ کی بیماری کی خاندانی تاریخ ہے، تو آپ کے OA ہونے کا خطرہ زیادہ ہوسکتا ہے۔

آٹومیمون ڈس آرڈر گٹھیا کی ایک اور عام شکل ہے، RA۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ کے جسم کا مدافعتی نظام جسم کے بافتوں پر حملہ کرتا ہے۔ یہ حملے سائنویم کو متاثر کرتے ہیں، جوڑوں میں ایک نرم بافت جو ایک سیال پیدا کرتی ہے جو کارٹلیج کی پرورش کرتی ہے اور جوڑوں کو چکنا کرتی ہے۔

RA ایک Synovium بیماری ہے جو جوڑ پر حملہ کرکے تباہ کر دیتی ہے۔ بالآخر، یہ جوڑوں کے اندر ہڈی اور کارٹلیج کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔

مدافعتی نظام پر حملوں کی صحیح وجہ معلوم نہیں ہے۔ لیکن سائنسدانوں نے جینیاتی مارکروں کو دریافت کیا ہے جو آپ کے RA کی ترقی کے خطرے کو پانچ تک بڑھاتے ہیں۔

یہ کیسے تشخیص ہو؟

اپنے بنیادی نگہداشت کے معالج سے ملنا ایک اچھا پہلا قدم ہے اگر آپ نہیں جانتے کہ گٹھیا کی تشخیص کے لیے کس کو دیکھنا ہے۔ وہ جوڑوں کے ارد گرد سیال، گرم یا سرخ جوڑوں، اور مشترکہ حرکت کی ایک محدود حد کی جانچ کرنے کے لیے جسمانی معائنہ کریں گے۔ اگر ضروری ہو تو، آپ کا ڈاکٹر آپ کو کسی ماہر کے پاس بھیج سکتا ہے۔

اگر آپ کو شدید علامات ہیں، تو آپ پہلے ریمیٹولوجسٹ کے ساتھ ملاقات کا وقت طے کر سکتے ہیں۔ یہ تیزی سے تشخیص اور علاج کی قیادت کر سکتا ہے۔

آپ کے خون اور جوڑوں کے سیالوں میں سوزش کی سطح کو نکالنے اور تجزیہ کرنے سے آپ کے ڈاکٹر کو یہ تعین کرنے میں مدد مل سکتی ہے کہ آپ کو کس قسم کا گٹھیا ہے۔ مخصوص قسم کے اینٹی باڈیز جیسے اینٹی سی سی پی (اینٹی سائکلک سائٹرولین پیپٹائڈ)، آر ایف (ریمیٹائڈ فیکٹر) اور اے این اے (اینٹی نیوکلیئر اینٹی باڈی) کے لیے خون کے ٹیسٹ بھی عام تشخیصی ٹیسٹ ہیں۔

آپ کی ہڈیوں اور کارٹلیج کی تصاویر بنانے کے لیے ڈاکٹر عام طور پر امیجنگ اسکین جیسے ایکس رے، ایم آر آئی، اور سی ٹی اسکین کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ آپ کی علامات کی دیگر وجوہات کو مسترد کر سکتے ہیں، جیسے کہ ہڈیوں کے اسپرس۔

اس کا علاج کیسے ہو سکتا ہے؟

علاج کا بنیادی مقصد آپ کے درد کی مقدار کو کم کرنا اور جوڑوں کو مزید نقصان سے بچانا ہے۔ درد پر قابو پانے کے معاملے میں، آپ سیکھیں گے کہ آپ کے لیے کیا بہتر کام کرتا ہے۔ کچھ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ہیٹنگ پیڈ اور آئس پیک آرام دہ ہیں۔ دوسرے لوگ جوڑوں کے درد کو دور کرنے میں مدد کے لیے نقل و حرکت میں مدد کے آلات، جیسے کین یا واکر استعمال کرتے ہیں۔

آپ کے مشترکہ کام کو بہتر بنانا بھی ضروری ہے۔ آپ کا ڈاکٹر بہترین نتائج حاصل کرنے کے لیے علاج کے طریقوں کا ایک مجموعہ تجویز کر سکتا ہے۔

اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

وزن میں کمی اور صحت مند وزن کو برقرار رکھنے سے AO ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے اور اگر آپ کے پاس پہلے سے موجود ہے تو علامات کو کم کر سکتا ہے۔

وزن کم کرنے کے لیے صحت مند غذا کھانا ضروری ہے۔ بہت سارے اینٹی آکسیڈینٹ کے ساتھ غذا کا انتخاب کرنا، جیسے تازہ پھل، سبزیاں اور جڑی بوٹیاں، سوزش کو کم کرنے میں مدد کر سکتی ہیں۔ دیگر سوزش کو کم کرنے والے کھانے میں مچھلی اور گری دار میوے شامل ہیں۔ آرتھرائٹس کا ڈائٹ چارٹ بنائیں جس میں غذائیں شامل ہوں: لہسن، چربی والی مچھلی، جنجر، بروکولی، اخروٹ، بیر، پالک، انگور

اگر آپ کو گٹھیا ہے تو وہ غذائیں جو کم سے کم یا پرہیز کی جا سکتی ہیں ان میں تلی ہوئی غذائیں، پراسیسڈ فوڈز، ڈیری مصنوعات اور گوشت کا زیادہ استعمال شامل ہیں۔

کچھ مطالعات یہ بھی بتاتے ہیں کہ AR والے لوگوں میں گلوٹین اینٹی باڈیز موجود ہو سکتی ہیں۔ گلوٹین سے پاک غذا علامات اور بیماری کی نشوونما کو بہتر بنا سکتی ہے۔ 2015 کا مطالعہ ان تمام لوگوں کے لیے گلوٹین سے پاک غذا کی بھی سفارش کرتا ہے جو غیر متضاد کنیکٹیو ٹشوز کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

باقاعدگی سے ورزش آپ کے جوڑوں کو لچکدار رکھتی ہے۔ تیراکی اکثر گٹھیا کے شکار لوگوں کے لیے ورزش کی ایک اچھی شکل ہوتی ہے کیونکہ اس سے آپ کے جوڑوں پر دباؤ نہیں پڑتا جیسے دوڑنا اور چلنا۔ متحرک رہنا ضروری ہے، لیکن آپ کو اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ جب آپ کو ضرورت ہو تو آرام کریں اور اپنے آپ کو زیادہ مشقت سے گریز کریں۔

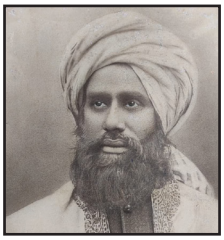
گھریلو مشقیں جن میں آپ شامل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں:

آپ کی گردن میں درد کو دور کرنے کے لیے سر کو جھکانا، گردن کو گھومنا، اور دیگر مشقیں کرنا۔

آپ کے ہاتھوں میں درد کو کم کرنے کے لیے پیر کو موڑنا اور انگوٹھے کو موڑنا

ٹانگوں کی لفٹیں، ہیمسٹرنگ اسٹریچز، اور گھٹنے کے گٹھیا کی دوسری آسان مشقیں۔

(بحوالہ https://www.medicoverhospitals.in/ur/articles/arthritis)



نماز جمعہ کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں:

”مَیں نے بڑی غور کے ساتھ ہندوستان میں مسلمانوں کے زوال کی تاریخ پر فکر کی ہے اور میں اس صحیح نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ سلسلہ زوال اُس وقت سے شروع ہوتا ہے جب مسلمانوں نے ترک جمعہ کو کیا۔“

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 124۔ تفسیر سورۃ الجمعہ)



نیپال کا تباہ کن سیلاب، ’گلوف‘ کیا ہے اور یہ کیسے آتا ہے؟

(بشکریہ آزاد اردو)

نیپال اور تبت کی سرحد پر مٹی، چٹانوں، برف اور پانی کے بڑے ریلے نے پہاڑی علاقوں میں تباہی مچا دی، جس کے نتیجے میں درجنوں افراد جان سے گئے جبکہ تقریباً1500 افراد لاپتا ہیں۔ لاپتا افراد میں 800 کے قریب غیر ملکی بھی شامل ہیں۔

رپورٹس کے مطابق بدھ کی صبح اچانک برف، چٹانوں، کیچڑ اور پانی کا ایک انتہائی تیز ریلہ دریائی راستے سے نیچے آیا اور راستے میں آنے والے کئی قصبوں اور دیہاتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، قدرتی آفت کے باعث کئی بستیاں، پل، سڑکیں، پن بجلی کے منصوبے اور سیکیورٹی چوکیاں متاثر ہوئی ہیں اور حکام نے ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافے کا خدشہ ظاہر کیا ہے، جبکہ ریسکیو ٹیمیں لاپتا افراد کی تلاش میں مصروف ہیں۔

تباہی کا آغاز کہاں سے ہوا؟

ابتدائی تجزیوں کے مطابق تباہی کا آغاز لنگٹا نگ لیرونگ پہاڑ کی ڈھلوان سے ہوا، جہاں گلیشیئر کا ایک بڑا حصہ ٹوٹ کر وادی میں گرا، اس کے بعد برف، چٹانوں، مٹی اور پانی نے انتہائی تیز رفتار ریلے کی شکل اختیار کر لی۔

ماہرین کے مطابق لنگٹا نگ لیرونگ پہاڑ تقریباً 7 ہزار 234 میٹر بلند ہے اور کٹھمنڈو سے تقریباً 45 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔

سیٹلائٹ تصاویر اور ماہرین کے ابتدائی تجزیوں کے مطابق پہاڑ پر تقریباً 17 ہزار فٹ کی بلندی پر موجود گلیشیئر کا ایک بڑا حصہ اچانک ٹوٹا، بتایا گیا ہے کہ برفانی حصے کی چوڑائی تقریباً 2 ہزار فٹ تھی۔ برف کا یہ بڑا حصہ تقریباً 4 ہزار فٹ نیچے وادی میں جا گرا، جس کے ساتھ چٹانیں، مٹی اور جمی ہوئی برف بھی نیچے آئی، اس شدید ٹکراؤ نے دریائی نظام کو متاثر کیا اور ایک خطرناک سیلابی ریلہ بن گیا۔

’گلوف‘ آخر کیا ہوتا ہے؟

ماہرین جس ممکنہ عمل کا ذکر کر رہے ہیں اسے گلیشیائی لیک آؤٹ برسٹ فلڈ (GLOF) کہا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں یہ گلیشیئر سے بننے والی جھیل کے اچانک پھٹنے اور اس کا پانی تیزی سے نیچے بہنے کا عمل ہے۔

گلیشیئر جب آگے بڑھتا یا پیچھے ہٹتا ہے تو اپنے ساتھ لائی ہوئی چٹانیں، مٹی اور دیگر ملبہ ایک جگہ جمع کرتا رہتا ہے، وقت کے ساتھ یہ ملبہ ایک قدرتی بند کی شکل اختیار کر لیتا ہے جسے مورین کہا جاتا ہے۔

گلیشیئر سے پگھلنے والا پانی اس قدرتی بند کے پیچھے جمع ہو کر جھیل بنا سکتا ہے۔ اگر یہ بند کمزور ہو کر ٹوٹ جائے تو جھیل کا پانی اچانک بڑی مقدار میں نیچے کی طرف بہہ نکلتا

ہے۔اسی عمل کو GLOF کہا جاتا ہے۔

صرف پانی نہیں، ملبہ بھی تباہی لاتا ہے

گلیشیائی سیلاب کا خطرہ صرف پانی کی تیز روانی تک محدود نہیں ہوتا، اس کے ساتھ بڑے پتھر، برف، مٹی اور کیچڑ بھی انتہائی تیزی سے نیچے آ سکتے ہیں، پہاڑی وادیوں میں یہ ریلہ اپنے راستے میں آنے والی سڑکوں، پلوں، عمارتوں اور دیگر ڈھانچوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسے سیلاب کا اثر بعض اوقات عام سیلاب کے مقابلے میں کہیں زیادہ شدید ہوتا ہے۔

گلیشیائی جھیل اچانک کیسے پھٹتی ہے؟

ماہرین کے مطابق گلیشیائی جھیل کے اچانک پھٹنے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں جس میں پانی کا مسلسل رساؤ قدرتی بند کو اندر سے کمزور کرسکتا ہے، جبکہ پہاڑ سے برف یا چٹان کا بڑا حصہ جھیل میں گرنے سے اچانک بڑی لہریں پیدا ہوسکتی ہیں۔

شدید بارش بھی خطرہ بڑھا سکتی ہے اور بارش جھیل میں پانی کی سطح بلند کرنے کے ساتھ مٹی اور ملبے کو بھی ڈھیلا کرسکتی ہے، جس سے قدرتی بند کے ٹوٹنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔تاہم نیپال کے حالیہ واقعے کی حتمی وجہ ابھی ماہرین کے جائزے میں ہے، اس لیے اسے قطعی طور پر صرف ایک ہی وجہ سے جوڑنا قبل از وقت ہوگا۔

ہمالیہ میں خطرہ کیوں بڑھ رہا ہے؟

ہمالیہ میں گلیشیئرز کے پگھلنے اور پیچھے ہٹنے سے گلیشیائی جھیلوں کے حجم اور تعداد میں تبدیلی آرہی ہے۔انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگریٹڈ ماؤنٹین ڈیولپمنٹ کی 2025 کی رپورٹ کے مطابق خطے کے گلیشیئر کئی دہائیوں سے مسلسل برف کھو رہے ہیں اور 2000 کے مقابلے میں برف کے ضیاع کی رفتار تقریباً دوگنا ہوچکی ہے۔

گلیشیئر کے پیچھے ہٹنے سے نئی جھیلیں بن سکتی ہیں، جبکہ پہلے سے موجود جھیلوں میں پانی کی مقدار بھی بڑھ سکتی ہے۔ اس صورتحال میں ان جھیلوں کے نیچے واقع آبادیوں اور انفرااسٹرکچر کو ممکنہ سیلاب کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

جولائی 2025 میں بھی ایسا ہی ایک تباہ کن واقعہ پیش آیا تھا، جس کا آغاز چین کے گیریونگ کاؤنٹی سے ہوا اور سیلابی ریلہ نیپال کے راسوا ضلع تک پہنچ گیا۔ تاہم حکام نے اب تک یہ نہیں کہا کہ حالیہ واقعے کی وجہ بھی GLOF ہی تھا۔

ہمالیہ کی وادیوں میں آبادیاں کیوں خطرے میں ہیں؟

ہمالیہ کے کئی شہر، دیہات اور پن بجلی کے منصوبے پہاڑی وادیوں میں قائم ہیں، یہی وہ راستے ہیں جہاں گلیشیئر یا جھیل سے نکلنے والا پانی قدرتی طور پر نیچے کی طرف بہتا ہے۔

پہاڑی علاقوں میں پانی اور پن بجلی کے وسائل معاشی سرگرمیوں کے لیے اہم ہیں، اسی وجہ سے ان علاقوں میں تعمیرات اور ترقیاتی منصوبے بھی موجود ہیں۔ تاہم قدرتی آفات کے تناظر میں یہی مقامات زیادہ حساس ثابت ہوسکتے ہیں۔

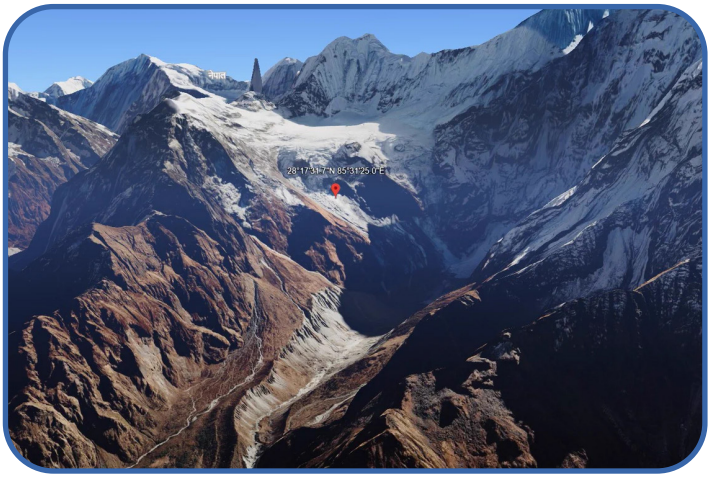
صورتحال کا مطلب کیا ہے؟

گلیشیائی سیلاب کے خطرے کو مکمل طور پر ختم کرنا آسان نہیں، خصوصاً ان جھیلوں تک رسائی انتہائی مشکل ہوتی ہے جو ہزاروں میٹر کی بلندی پر واقع ہیں۔ جھیلوں سے پانی نکالنے جیسے اقدامات بھی احتیاط کے بغیر مزید خطرہ پیدا کرسکتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق ایسے علاقوں میں مسلسل نگرانی، موسم اور دریاؤں کی سطح ناپنے والے آلات اور بروقت وارننگ کا نظام اہم کردار ادا کرسکتا ہے، ساتھ ہی ممکنہ سیلابی راستوں میں نئی تعمیرات سے گریز بھی نقصان کم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

نیپال اور تبت کی سرحد پر حالیہ تباہی نے ایک بار پھر توجہ اس جانب دلائی ہے کہ ہمالیہ میں گلیشیئرز سے جڑی قدرتی تبدیلیاں صرف پہاڑی علاقوں تک محدود خطرہ نہیں، اچانک آنے والا سیلاب چند ہی لمحوں میں دور دراز آبادیوں اور اہم بنیادی ڈھانچے کو متاثر کرسکتا ہے۔







زاوية العرب

آية قرآنية :

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ (النساء:104)

حديث شريف:

وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلاَةِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ اَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي.

(مسلم كتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلاَةِ ـ 1096)

من كلام الامام عليه السلام: حقيقة أركان الصلاة

ان اركان الصلاة انما هي القيام والقعود الروحانيان على الانسان القيام امام الله تعالى، وهو من آداب الخدم. اما الركوع، اي الجزء الثاني من الصلاة، فهو يوحي بمدى استعداد المرء لاخضاع عنقه للعمل بالأمر الالهي. واما السجود فيدل على منتهى الأدب والتذلل والفناء الذي هو هدف العبادة. فهذه آداب وطرق وضعها الله تعالى في الصلاة ليذكر الانسان بهدفه وليعطيه نصيبا من السلوك الروحاني.

واضافة الى ذلك فقد جعل الله تعالى هذه الطريقة الظاهرية اثباتاً للطريقة الباطنية الروحانية. ولو قام المرء بالطريقة الظاهرية - وهي انعكاس للطريقة الباطنية الروحانية - مقلدا الآخرين تقليدًا فارغا، ومحاولاً التخلص من الصلاة كأنها عبء ثقيل، فأية متعة او لذة يمكن ان يجدها فيها، وكيف تتيسر له حقيقة الصلاة بدون نيل الحلاوة والمتعة فيها ؟ انما يتأتى له هذا حين تخرّ روحه ايضا على عتبة الله تعالى بكامل الفناء وكامل التذلل، وتردّد روحه ما يردده لسانه عندها يحظى بسرور ونور وسكينة.

اود ان اوضح هذا الأمر بمزيد من البيان، اعني ان على الانسان ان يعترف بربوبية الله في جميع المراحل التي مر بها في مختلف الأوقات الى ان صار انسانًا، اعني بدءًا من مرحلة النطفة، بل من مرحلة عناصر النطفة المختلفة من شتى الأغذية وكيفية تكونها، ثم المراحل التالية للنطفة من طفولة وشباب وشيخوخة. يجب ان يعترف بربوبية الله في جميع تلك المراحل التي مر بها مستحضرا اياها في الصلاة كل حين، وعندها فقط سيتمكن من طرح عبوديته امام ربوبية الله تعالى.

باختصار، انما تتيسر لذة الصلاة وحلاوتها نتيجة الاتصال بين العبودية والربوبية. فما لم يخر العبد امام الله تعالى معتبرا نفسه كالمعدوم تماما او شبه معدوم كما هو مقتضى الربوبية، لا ينزل عليه فيض الربوبية ولا يُظلّه ظلها. ولو قام بذلك في الصلاة لنال متعة ما بعدها متعة.

الصلاة الحقيقية

في هذا المقام تصبح روح الانسان كالمعدوم تماما، وتسيل الى الله تعالى كعين جارية، وتنقطع عما سوى الله كلية وتنزل عليه محبة الله تعالى، وباتصال هذين الهياجين، هياج الربوبية من فوق وهياج العبودية من تحت، تتولد حالة خاصة تسمى الصلاة. وتلك الصلاة هي التي تحرق السيئات وتغادرها رمادا، وتترك وراءها نورا ولمعانا ينفع السالك كمصباح منير عند صعوبات الطريق وشدائده، وينبهه ويقيه من كل العوائق والعثرات التي تعترض طريقه من عشب وشوك وحجر وما الى ذلك.

هذه هي الحالة التي يصدق عليها قول الله تعالى: إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ) (العنكبوت: ٦٤)، لأن سراجًا منيرا يكون في قلبه، لا في يده. وهذا المقام لا ينال الا بالتذلل الكامل والفناء الكامل والتواضع الكامل والطاعة الكاملة، وانى لمن بلغ هذا المقام ان يفكر في الاثم. كلا، بل يستحيل ان ينشأ فيه الانكار والعصيان ويرتفع بصره الى الفحشاء باختصار، يتيسر له من اللذة والسرور ما لا اراني قادرا على وصفه.

(الملفوظات، الجلد الاول، صفحه 152,151)

في رحاب التفسير: من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود أحمد رضى الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام

وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (النصر:4)

التفسير:

وبالفعل نجد ان الذين آمنوا بعد الفتح ولم تتيسر لهم التربية على يد الرسول ﷺ وقتا كافيا، ما ضاع ايمانهم ايضا، وما حرموا نعمة الاسلام في زمن الفتن والابتلاءات. لا شك ان بعضهم قد ارتدوا بعد وفاة النبي ، ولكنهم سرعان ما عادوا الى حظيرة الاسلام، ثم لم يشتركوا في الفتن التي اثارها الأشرار للقضاء على الاسلام فيما بعد؛ فالفتنة الكبرى التي حصلت في عهد سيدنا عثمان ، قد اشترك فيها اهل العراق ومصر والكوفة والبصرة ممن آمنوا بعد وفاة الرسول ﷺ

ولكن لم يشترك فيها اهل اليمن والحجاز ونجد، وهي البلاد التي قد فتحت في عهد الرسول ، مما يدل على ان الله تعالى قد قام بتطهير اهلها الذين اسلموا في عهده مما كان فيهم من ضعف وسيئات. يزعم البعض ان اهل الشام لم يشتركوا في هذه الفتنة بسبب ما كان يتمتع به معاوية من قوة ومنعة، ولكن الحق ان عدم ثورة اهل الشام على عثمان الله انما كان من كرامة النبي ﷺ وتأثير دعائه. لا شك ان هذا البلد لم يفتح في عهد الرسول الا انه له قد خرج لغزوه كما اشير اليه في سورة التوبة في قصة الصحابة الثلاثة الذين لم يخرجوا في تلك الغزوة. فالحق ان عدم تورط اهل الشام في هذه الفتنة لم يكن عائدا الى قوة او ذكاء معاوية، انما كان سببه ان بذرة الاسلام كانت قد بذرت في تلك الأرض في عهد الرسول ﷺ اذ وطأتها قدمه المباركة، ولذلك استجاب الله تعالى دعاءه بحق اهلها ايضا.

ونعرف من التاريخ انه لم يشترك في هذه الفتنة الكبرى من اصحاب الرسول الا ثلاثة، ولكن ذلك كان نتيجة سوء التفاهم، ثم انهم قد تابوا بعدها.

اذن، فهذه من خصوصيات الرسول ﷺ التي يتميز بها على سائر الأنبياء، ذلك ان الله تعالى كلما ذكر في القرآن انتصاره له ودخول الناس في الاسلام بكثرة قرنه بالأمر بالاستغفار، تذكيرا له بأنه سيكتب له العز والغلبة، وسينضم عدد هائل الى اتباعه، فاذا كثر تلاميذه فعليه ان يخرّ امام الله تعالى داعيا اياه: رب، قد فاق الأمر طاقتي، فأصلح هؤلاء الجدد بنفسك. وقد وعده الله تعالى انه سيستجيب دعاءه ويصلحهم ويطهرهم من ضعفهم وسيئاتهم.

فالحق ان الآيات القرآنية التي امر فيها النبي ﷺ بالاستغفار لذنبه لا تقصد ابدا انه صدر منه اثم او معصية، انما المراد ان الناس سيدخلون في الاسلام بكثرة نتيجة الفتوحات الآتية، فتتعاظم مسؤولية تربيتهم وتفوق طاقته، فليسأل الله تعالى التوفيق لأداء هذه المهمة الصعبة على ما يرام، واذا حصل فيها تقصير نتيجة ضعفه البشري، فيستره بفضله ورحمته ويسد الخلل ويصلحه بحيث لا تظهر عليه نتائج سيئة.

وحيث ان الصحابة والصحابيات ايضا كانوا سيقومون بمهمة تربية المسلمين الجدد بتوجيه من الرسول ، لذلك امر الله في سورة محمد بألا يدعو لنفسه، بل يدعو لهؤلاء الذين يقومون بتربية الجدد تحت امرته بأن يقوموا بهذا الواجب بشكل سليم، ولو حصل نقص في ذلك فيستره ويحفظ من نتائجه السيئة.

ملخص القول ان قوله تعالى لرسوله الكريم: وَاسْتَغْفِرْهُ في سورة النصر يعني ان يدعو الله تعالى ان يصلح المفاسد التي يمكن ان تقع في امته نتيجة الفتوحات والانتصارات. اما الآيات الأخرى التي ورد فيها وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ، فالمراد ان يدعو النبي ربه الله بالتوفيق في تربية الناس الذين يدخلون في دين الله افواجا نتيجة الفتوحات في زمنه واذا حصل نقص في تربيتهم فيستره

ويحمي الأمة من مغبته.

اما قوله تعالى إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ، فاعلم ان "تاب الله الى العبد" يعني رجع عليه بفضله، والتواب صيغة مبالغة ومعناه : الذي يرجع على العباد بفضله مرة بعد اخرى، وعليه فمعنى هذه الآية: انك يا محمد اذا دعوت الله فسوف يستجيب الله دعاءك حتمًا، وسوف يرجع على امتك بفضله مرة بعد اخرى. والقرآن يخبرنا ان النبوة والصديقية والشهادة والصالحية اربعة انعامات روحانية وعدها الله تعالى للأمة، ولكن ذلك فضل الله يؤتي من يشاء، فقد قال الله تعالى (وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ۔ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ عَلِيمًا (النساء :71,70). وقوله تعالى وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ عَلِيمًا) .. اي ان الذي يطيع الله ويطيع رسوله طاعة كاملة يدخل في زمرة قوم انعم الله عليهم.. اي في النبيين والصديقين والشهداء والصالحين والفوز بهذه المكانات الروحانية يتوقف على فضل الله تعالى العليم الذي يعلم جيدا من هو اهله. فبقوله انَّهُ كَانَ تَوَّابًا ، قد طمأن الله رسوله ﷺ ان امته كلما كانت بحاجة الى الحماية او الاصلاح، فان الله تعالى سيهيئ الأسباب لذلك، وسيقيم شخصاً كفئاً لاصلاح الفساد الذي يتسرب اليها.

و تؤكد الأحداث ان الله تعالى قد استجاب دعاء النبي هذا، وكلما تطرق الى امته فساد اقام الله تعالى بينها احدا لاصلاحه. لقد ذكرت من قبل انه لما توفي النبي استولى الهلع على كبار الصحابة بمن فيهم الشجاع القوي مثل عمر (البخاري كتاب فضائل اصحاب النبي ، فأقام الله تعالى ابا بكر على مقام الصديقية وجمع المسلمين على يد واحدة، ووفق ابا بكر للتصدي لكل الفتن التي رفعت راسها. كان الله حليم الطبع جدا، ولكنه قضى على هذه الفتن بما يحير العقل. فالحق ان خلافة ابي بكر كانت نتيجة استجابة ادعية الرسول ﷺ التي قام بها امتثالاً لأمر الله هنا.- يتبع-

من كلام الامام عليه السلام: حقيقة أركان الصلاة

يقول سيدنا المسيح الموعود الي في موضع:"انى للمتكاسل واللامبالي ان يستفيد من فيوض الله تعالى مثلما يستفيد الشخص الذي يبحث عنه الا الله بكامل العقل وكامل القوة وكامل الاخلاص." فان الذين يبحثون عن الله باخلاص هم الذين يفوزون به حصرا. او نستطيع القول ان لقرب الله تعالى درجات متفاوتة ينالها الانسان بجذب الفضل الالهي نتيجة السعي الدؤوب فللفوز بقرب الله ل ثمة حاجة ماسة لبذل المساعي الحثيثة باتباع الأساليب التي علمنا اياها، فالايمان بالغيب والايمان الكامل بقدرات الله وقواه وصفاته الحسنة يدفع الانسان الى بذل هذا السعي الدؤوب . اما اذا حاول الانسان معرفة الله بمقياس العقل فلن يتمكن من رؤية الله ولن يهديه الله سبله. يجب ان تصدر من الانسان اولا بادرة السعي للفوز بقرب الله الا الله والبحث عن سبله. لم يترك الله الانسان يتخبط في الظلام من اجل البحث عن سبله، بل قدم لنا - ليس في هذا العصر فحسب بل بدءا من زمن النبي الله الى يوم القيامة - اسوة النبي ﷺ والقرآن الكريم لنبحث فيه عن سبل الله.

(مقتبس من خطبة الجمعة لسيدنا امير المؤمنين ايده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود عليه السلام في 2010/09/03)